نام: ماہنامہ دعوت اہل حدیث حیدرآباد (دفاعِ حدیث نمبر)

ایڈیٹر: حافظ عبدالحمید گوندل

قیمت: 20 روپے صرف صفحات: 224

ناشر: مرکزی جمعیت اہل حدیث حیدرآباد۔

ملنے کا پتہ: دفتر دعوت اہل حدیث تیسری منزل جامع مسجد محمدی اہل حدیث پکا قلعہ چوک حیدرآباد سندھ

تبصرہ نگار: مولانا محمد ادریس سلفی (فاضل مدینہ یونیورسٹی، مدرس جامعہ سلفیہ)

معرکہ خیر وشر اس دارالامتحان کا مقدر ہے اور تعرف الاشیاء باضدادھا یہ منزل بمنزل رقیبانہ چال چلی جاتی رہے گی۔ وحی الٰہی بصورت قرآن حکیم نازل ہونا شروع ہوئی تو ارباب فصاحت و بلاغت نے چیلنج سمجھ کر جواب کے لیے کبھی سر اٹھایا اور کبھی قصص سے مقابلہ کی سوجھی۔ مگر آہستہ آہستہ یہ غبارِ راہ سے بہت پیچھے رہ گئے اور مقابلہ ترک ہوگیا۔ تب چال بدل کر تفسیر کتاب جو معانی و مفاہیم تو وہی رکھتی تھی، مگر الفاظ باوجود فصاحت و بلاغت کے انسانی کاوش تھے۔ میں رخنہ اندازی کو ہدف بنالیا گیا۔

کبھی وضع حدیث، کبھی آئینی حیثیت میں تشکیک اور اس سے استغناء کے نعرے بلند ہوئے۔ لیکن کتاب الٰہی اور اس کی تفسیر کو تاقیامت رکھنے کا وعدہ الٰہی پورا ہوکر رہنا قرار پاچکا ہے۔ لہٰذا مالک کائنات نے ہر دور میں ایسے نفوس قدسیہ کو اس چراغ کی حفاظت پر مامور رکھا، جن کی زندگیاں ہی گویا

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں تیرا نام رہے

جیسے ہی عقل کو حاکم مطلق جتانے کی حیثیت سے وقتاً فوقتاً تحریکات اٹھتی رہیں، یہ نفوس قدسیہ اس خدمت کے لیے سربکف ہوتی رہیں۔ چنانچہ خیر وشر کا یہ قافلہ عرصہ دراز سے قدم بقدم چلتا ہوا دیارِ ہند میں بھی آ اُترا۔ مگر یہاں تو مدعی سست گواہ چست کے تحت قافلہ شر کو عالی دماغ حدی خواں میسر آ گئے۔ جنہوں نے اپنے پیش رو ائمہ ضلالت سے بڑھ کر صحابہ کرام، تابعین عظام، آئمہ حدیث و تفاسیر، تاریخ اصول، مصطلح

نیز صداقت اور معیار صداقت پر ہاتھ دکھائے اور یوں گویا سومنات کی یہ سرزمین اس فتنہ کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا عہد و ذمہ نبھانے والی بن گئی۔

اگرچہ ہر جگہ باطل کا راستہ روکنے کو خدائی خدمت گار سامنے آتے رہے ہیں اور یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ لیکن اس بات کا اعتراف ہمیں کرنا پڑے گا کہ باوجود یہ کہ سرزمین ہند کو پروردگار نے حدیث کی خدمت کا وافر حصہ عطا فرما رکھا ہے۔ مگر منکرین حدیث کے ہاتھی تاحال ابابیل کی فوج کے نشانے میں کما حقہ' نہیں واقع ہو رہے ہیں۔ ابرہہ کی فوج کو عالمی ابلیس کی پشت پناہی' عالی دماغ' ابلیسی چالیں اور قارونی خزانے میسر ہیں۔ لہٰذا لشکر ابابیل کو مزید منظم ہونے کی ضرورت ہے اور پھر ہر کوئی اپنی اپنی محبوب چیز کی حفاظت کا ذمہ دار ہوا کرتا ہے۔

حدیث و سنت کی حفاظت و صیانت کن کی ذمہ داری ہے' یا یوں کہیے کہ یہ شرف کس کو میسر ہے......؟ اسے اپنی دماغی' جسمانی' مالی صلاحیت اس کی نذر کر دینی چاہیے۔ زیر تبصرہ رسالہ بھی اس کی ہی ایک کوشش ہے۔ باب الاسلام سندھ سے ایسے خصوصی علمی شمارہ کا اجراء و نشر ایک نیک فال ہے۔

مضمون نگار حضرات نے مرض کے مختلف پہلوؤں کی دوا تجویز کی ہے۔ اسی سلسلہ کو منظم' مدلل' باوزن اور مسلسل جاری رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ اہل علم اس سے خود بھی اپنے حلقہ کو متعارف کروا کر ایک دینی فریضہ کی ادائیگی اور صیانت حدیث کے شرف سے مشرف ہو سکتے ہیں۔

یہ رسالہ یقیناً ایک تاریخی دستاویز ہے جسے ہر لائبریری کی زینت ہونا چاہیے۔ کوئی عالم دین اس ہتھیار سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔ رسالہ ماشاء اللہ صورتی و معنوی لحاظ سے خوبصورت ہے اور قیمت انتہائی معمولی۔ رسالے کے ایڈیٹر حافظ عبدالحمید گوندل اور ان کے تمام رفقاء اس خوبصورت کاوش پر لائق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆